رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

روزنامہ
# الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۷۱




## برادرانِ وطن اور جنگی تعلیم و تربیت

ہندو مہاسبھا نے اپنے پونا کے اجلاس میں جو حال ہی میں ہوا۔ نہ صرف یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ دوسری اقوام محض مہمان کے طور پر رہتی ہیں۔ انہیں یا تو ہندوؤں کی ہر خواہش کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے۔ اور ان کا غلام بن کر رہنا چاہیئے۔ یا پھر ہندوستان کو اپنے وجود سے خالی کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عملی تیاریاں بھی شروع کر دی ہیں۔ اور شروع کر دینا کیا۔ ایک عرصہ سے شروع کر رکھی ہے۔ اور اب ایک حد تک ان کے تکمیل کو پہونچ جانے کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ اس طرح کھلم کھلا تمام غیر ہندو اقوام کو چیلنج دے دیا گیا ہے ٭

ایک طرف ڈاکٹر مونجے کی ملٹری سکول کے متعلق جدوجہد کامیاب ہو چکی ہے۔ ادھر مرہٹہ سی پی کے ایک لیڈر ڈاکٹر ہیڈگوڑ اس بارے میں بہت کچھ کر چکے ہیں۔ چنانچہ بھائی پرمانند کا بیان ہے۔ کہ:۔

"ڈاکٹر ہیڈگوڑ کے راشٹریہ سویم سنگھ کی شاخیں ہر جگہ ہیں مرہٹی سی۔ پی میں اس کے ممبران کی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب ہے۔ جو ہر روز باقاعدہ ڈرل کرتے ہیں۔ اور ایک طرح کی جنگی قواعد اور دستور پہ چلتے ہیں۔ اس میں سکول کے لڑکوں سے لے کر اعلیٰ پایہ کے وکلاء تک شامل ہیں۔ ڈاکٹر ہیڈگور نے سی۔ پی کے بعد اپنے کام کے دائرہ کو مہاراشٹر تک وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن لوگوں نے مہاسبھا سیشن میں پونا کے اندر ان کی پریڈ دیکھی ہے۔ وہ حیران ہیں۔ کہ کس طرح بچوں کو ملٹری ڈسپلن کی سکھشا دی جا رہی ہے"۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ برادران وطن زندگی کے دوسرے شعبوں مثلاً تجارت صنعت و حرفت اور سرکاری ملازمتوں میں ترقی کرنے کے ساتھ ساتھ "جنگی قواعد اور دستور" کی مشق کرنے میں بھی کس سرگرمی سے منہمک ہیں۔ اور اس میں ہندو لڑکوں سے لے کر کاروباری اشخاص تک کس قدر دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ مسلمانوں میں اس قسم کا کوئی انتظام نہیں اور حد یہ ہے۔ کہ اگر کوئی جماعت اس طرف متوجہ ہوتی ہے۔ تو اس کے خلاف شور مچانے والے اور اسے حکومت کے سامنے خوفناک شکل میں پیش کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جب جماعت احمدیہ نے والنٹیرز کور بنانے کی تحریک کی۔ اور اس کے لئے حسب استطاعت انتظام بھی کیا۔ تو بعض کوتہ اندیش مسلمانوں نے بھی اس کی مخالفت شروع کر دی۔ اور احراری ٹولی نے تو جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی مہم کے دوران میں اسے خوفناک سے خوفناک رنگ میں پیش کرنے کے لئے ہر قسم کی دروغگوئی اور فریب کاری کو جائز قرار دے لیا۔ اور بعض کوتہ اندیش سرکاری افسروں کو بھی متاثر کر لیا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی عقل و سمجھ پر کس قدر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے ذمہ وار وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ذاتی اغراض کی خاطر غیروں سے یہ سازباز کر رکھی ہے۔ کہ وہ نہ تو مسلمانوں کو آپس میں متحد ہونے دیں گے۔ اور نہ اپنی تنظیم کے لئے کچھ کرنے دیں گے۔ بلکہ جو بھی اس غرض کو لے کر کھڑا ہوگا۔ اس کے رستہ کا روڑا بن جائیں گے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کوئی انجمن۔ کوئی تحریک۔ اور کوئی جدوجہد ایسی نہیں جس کے خلاف ان لوگوں نے جو احرار کہلاتے ہیں۔ فتنہ پردازی نہیں کی۔ اور نہیں کر رہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ان دشمنان قوم۔ اور غداران ملت کی ریشہ دوانیوں کے شکار ہو کر رہ جائیں گے۔ اور اپنی ترقی و حفاظت کے لئے کچھ نہ کریں گے۔ غور تو فرمایئے۔ ہندو اگر مال و دولت میں۔ اثر و رسوخ میں۔ طاقت و قوت میں۔ اور تنظیم و تعداد میں مسلمانوں سے بہت زیادہ بڑھے ہونے کے باوجود اس بات کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے چھوٹے بڑے کو فنون جنگ سکھائیں جنگی قواعد اور دستور کی مشق کرائیں۔ اور فوجی پریڈ کے شاندار نظاہر کریں۔ تو مسلمانوں کو کیوں ضرورت نہیں۔ جبکہ وہ ہر رنگ میں پسماندہ ہیں۔ اور اسی وجہ سے آئے دن دوسروں کے مظالم۔ اور شدائد کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ چیخنا چلانا آج تک نہ کسی قوم کے کام آیا ہے۔ اور نہ مسلمانوں کے کام آسکتا ہے۔ مسلمان اگر طاقت اور ہمت حاصل کریں۔ اور منظم ہو کر میدان میں نکلیں۔ تو نہ صرف یہ کہ دوسروں کو اپنے ساتھ حق تلفی۔ اور بے انصافی کرنے سے باز رکھ سکیں۔ بلکہ مادر ہند کے لئے بھی زیادہ مفید ثابت ہو سکیں۔ اور ملکی ترقی کے لئے کارہائے نمایاں سر انجام دے سکیں۔ پس برادران ہنود کی اس بارے میں جدوجہد اور سرگرمی سے مسلمانان ہند کو مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہراسان ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور جہاں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ متحدہ اغراض و مقاصد کے لئے تمام مسلمان متفق ہو کر قدم اٹھائیں وہاں اس کے لئے بھی انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ہر شخص اور خاص کر ہر نوجوان محنت و مشقت کی عادت ڈالے۔ خطرات میں پڑنے اور حوصلہ دکھانے کی مشق کرے۔ اور ایک نظام کے ماتحت رہنے اور کام کرنے کی عادت ڈالے۔ خصوصاً کوئی احمدی نوجوان ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو آل انڈیا نیشنل لیگ کی والنٹیرز کور میں شامل نہ ہو۔ اور اس کے تجویز کردہ انتظام کے ماتحت ٹریننگ حاصل کر کے اپنے آپ کو ملک اور قوم کی خدمت کرنے کے قابل نہ بنائے ٭

# اخبار احمدیہ

**تقرر امیر** حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ چھمبیاں ضلع ہوشیارپور کی درخواست اور متفقہ انتخاب کی بناء پر چوہدری رحمت اللہ صاحب کو ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلےٰ قادیان

**اعلان** حکیم پیر سعادت علی صاحب سعیدآبادی کا تقرر بر عہدہ محاسب سب وکل فنڈ انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن منظور کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

**دفتر تحریک جدید کا پتہ** آئندہ احباب دفتر تحریک جدید کو تار دیتے وقت
"Tahree Kijadeed Ahmadia Movement."
لکھا کریں۔ صرف "Tahree Kijadeed"
لکھنے سے تار ہمیں موصول نہیں ہوگا۔
انچارج تحریک جدید قادیان

**درخواست ہائے دعا** (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ وجملہ بزرگان و برادران کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے۔ کہ میری ترقی و تبدیلی کا معاملہ ۲۵ جنوری کو افسران محکمہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ جو میرے لئے نہایت مفید ہے مہربانی فرما کر دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم مجھے دونوں امور میں حسب دلخواہ کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار محمد حسین خان عاقل۔ دی۔ اے۔ ایس ملعدار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور (۲) میری پھوپھی صاحبہ بعارضہ نمونیہ گوجرانوالہ میں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مرزا محمد حسین قادیان (۳) میرے دوست مسٹر عبدالجلیل خان آف گلستان کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار منظور الحق قادیان (۴) خاکسار کئی سال سے بعض مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب ان کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قمر الدین بکلوہ کینٹ

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:



| نمبر | نام | مقام | نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | صغریٰ بیگم صاحبہ | بغداد (عراق) | ۵ | ڈاکٹر مظہر الحسن صاحب | ضلع مونگھیر |
| ۲ | شیخ غلام رسول صاحب | ضلع جہلم | ۶ | نبی بخش صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۳ | اللہ بخش صاحب | ضلع پشاور | ۷ | عبدالرحمٰن صاحب | " |
| ۴ | فقیر محمد صاحب | " | | | |

## اسلامی اصول کی فلاسفی سندھی زبان میں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بابو فتح محمد صاحب احمدی شیڈ پوسٹل کلرک کیماڑی کراچی سندھ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا سندھی ترجمہ شائع کرایا ہے۔ جو بلا قیمت صرف ۲ر کے ٹکٹ آنے پر مل سکتا ہے۔ احباب ان کو ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کر لیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

## قابلِ توجہ سکرٹریان تعلیم و تربیت

الفضل ۱۴ جنوری میں احباب "نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک ضروری اعلان" ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جس میں تعلیم و تربیت کی رپورٹ باقاعدہ بھجوانے کے متعلق تاکید لکھا گیا ہے۔ اب نظارت ہذا سکرٹریان تعلیم و تربیت کو مکرر توجہ دلاتی ہوئی امید رکھتی ہے۔ کہ جنوری ۱۹۳۶ء کی رپورٹ ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیں گے۔ اور اسی طرح ہر گذشتہ ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال کر دیا کریں گے۔ جس میں علاوہ تعلیم و تربیت۔ درس وغیرہ کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کے انیس مطالبات کے متعلق بھی رپورٹ ہونی چاہیئے۔ کہ ان کے متعلق کیا عملی کارروائی کی جا رہی ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## ایک احمدی پر مخالفین کے مظالم

### قابلِ توجہ افسرانِ علاقہ

ہمارے پاس ایک احمدی بھائی کی طرف سے حسب ذیل خط پہنچا ہے۔

بندہ ۹ دسمبر سے معہ کنبہ داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہو چکا ہے۔ اسی روز سے چند ایک اشخاص نے جو مخالفین کے سرگروہ ہیں لوگوں کو میرے خلاف اکسا کر بائیکاٹ کر دیا ہے چالیس روپیہ تک جرمانہ کا خوف دلا کر لوگوں کو میں جول بلکہ کلام کرنے تک سے روکا گیا ہے انگوٹھے لگائے گئے ہیں۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں دے رہے ہیں۔ اغلب ہے۔ کہ کوئی جسمانی یا مالی نقصان پہنچائیں۔ کام کرنے والوں کو دھمکیاں دے کر ہماری خدمات سرانجام دینے سے روک دیا گیا ہے۔ سب احمدی بھائی دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار نور محمد سکنہ نقشبند ڈاکخانہ گڑھا دیوالہ۔ ضلع ہوشیارپور

ان واقعات کی طرف ہم افسران علاقہ کی توجہ مبذول کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ تشدد کرنے والے لوگوں کی شرارتوں کا انسداد کریں گے۔ اور ایک مظلوم کو جانی یا مالی نقصان

# تین رباعیات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ گذشتہ میں فرمایا کہ الفضل میں کچھ اشعار چھپتے رہے ہیں۔ جن کی ردیف درد ہے ایک رات میں سویا ہوا تھا۔ کہ اسی وزن میں میری زبان پر یہ مصرعہ جاری ہوا:

"درد ہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد"

خاکسار نے یہ سن کر حسب ذیل تین رباعیات کہیں

(۱)

درد ہی توپ و تفنگِ عسکرانِ اہلِ درد
درد ہی شمشیر و تیغِ لشکرانِ اہلِ درد
درد ہی جوشن پہ پیر طبل و جرس اور کوس بھی
"درد ہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد"

(۲)

درد ہی تیر و کماں۔ تیغ و سنانِ اہلِ درد
درد ہی بانگِ درائے کاروانِ اہلِ درد
ناخدا یا باخدا یا خود خدا سے پوچھ لے
"درد ہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد"

(۳)

درد ہی روحِ روانِ کاروانِ اہلِ درد
درد ہی شایانِ شانِ آن و بانِ اہلِ درد
گر نہ ہو باور تو جا! درد آفریں سے پوچھ لے
"درد ہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد"

حسن رہتاسی

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک خطبہ جمعہ پر ایک لغو اعتراض

دھوہا ضلع جالندھر سے "امداد الاسلام" نامی ایک رسالہ شائع ہوتا ہے۔ جس کا بڑا مقصد جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے یہودیانہ تحریف کے ماتحت اقتباسات پیش کرکے لوگوں کو دھوکہ دینا ہے۔ اس شرمناک فعل میں اُسے کہاں تک کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس کے اپنے ہی حسب ذیل الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"بعض احباب نے تو یہاں تک اپنی کرم بخشی کا ثبوت دے کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔ کہ آئندہ خریداری منظور نہ کرنے کی اطلاع دے دی ہے **یہ اسلام کے شیدائیوں کی اسلامی قربانی کا ثبوت ہے۔ کہ ان کو سال بھر میں ایک روپیہ محض اشاعت اسلام میں صرف کرنا بھی تاوان نظر آرہا ہے** حالانکہ یہ قادیانیوں کے بداثرات کو زائل کرنے کے لئے ایک حربہ تھا۔ افسوس کہ بیاہ شادیوں کی تقریبوں میں اور شب برات کی فضول خرچیوں میں مسلمانوں کا خواہ کتنا ہی مال تباہ ہو جائے۔ مگر اس کو عین راستی کا موجب خیال کیا جاتا ہے۔ مگر اسلام کی خدمت کے لئے کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔" (رسالہ ماہ جنوری صفحہ ۳)

ایسے رسالہ میں جس کی مسلمانوں میں یہ قدر و منزلت ہے۔ "مرزائیو سُن لو" کے زیر عنوان ایک عجیب مضحکہ خیز حرکت کی گئی ہے جسے اپنے زعم میں اُس نے نہایت وزنی اعتراض قرار دیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"تمہارے گورو مرزا محمود خلیفۂ قادیان کہ جن کے رگ و ریشہ میں مہاراج مرزا غلام احمد کی روحانیت کا دریا چل رہا ہے۔ فرماتے ہیں اسلام نام اس چیز کا نہیں۔ کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کی چند رکعتیں پڑھ لو۔ یہ تو قشر ہے ملاحظہ ہو الفضل مجریہ ۳ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۴ کالم ۴"

اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعض ایسی احادیث درج کرتے ہوئے جن میں آپ نے مسلمانوں کو باقاعدہ نمازیں ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ لکھا ہے:۔

"بے شمار احادیث نماز کی اہمیت میں وارد ہو چکی ہیں۔ خود سرور عالمؐ نے مرض موت میں نماز کی پھر تاکید فرمائی۔ قرآن مجید کی تقریباً ڈیڑھ سو آیات نماز کی اہمیت میں ناطق ہیں۔ پھر خلیفہ صاحب کا بے دھڑک ہو کر یہ کہنا کہ نماز قشر ہے۔ اور مرزا قادیان کی آوردہ احمدیت مغز ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی کا انکار نہیں۔ تو اور کیا ہے۔" (صفحہ ۱۵-۱۶)

چونکہ مدیر مذکور نے ان سطور میں یہودیانہ تحریف کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ۳ دسمبر کے "الفضل" کا مکمل اقتباس پیش کیا جائے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اسلام احمدیت کا نام ہے۔ وُہی اسلام جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُنیا میں لائے۔ مگر اسلام نام اس چیز کا نہیں۔ کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کی چند رکعتیں پڑھ لو۔ یہ تو قشر ہے۔ اسلام نام ہے اللہ تعالےٰ کی صداقت اور اس کے نور کے دُنیا میں قائم ہو جانے کا اور نور الٰہی کی شعاعوں کے پھیلنے میں جو چیزیں حائل ہیں۔ ان کو مٹا دینے کا۔ **اس غرض کے لئے ایک ظاہری شکل بھی پیدا کی جاتی ہے۔ جو نماز ہے۔** جیسے فوج وردیوں کا۔ سلام کرنے کا۔ یا مارچ کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ نام ہے اس سپرٹ کا۔ کہ ملک کی خاطر اگر تمام انسانوں کو بھی ہلاک کرنا پڑے تو کر دیا جائے۔ اور ذرا دریغ نہ کیا جائے وہ وردیاں اور وُہ سلام اور وُہ مارچنگ کس کام کا جس کے پیچھے یہ رُوح نہیں۔ اگر یہ رُوح موجود ہے۔ تو اس قشر کی بھی کوئی قیمت ہو سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ دیکھو بادام کے چھلکے کی قدر تم اسی وقت تک کرتے ہو۔ جب تک مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ جب وُہ نکال لیا جائے۔ تو چھلکے کو فوراً پھینک دیا جاتا ہے۔"

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے نماز کو قشر کس صورت میں قرار دیا آپ نے جو کچھ فرمایا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اسلام اس چیز کا نام ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا نور دُنیا میں قائم ہو جائے۔ اور صداقت دُنیا کے کونوں میں پھیل جائے۔ اسی غرض کے لئے ایک ظاہری شکل بھی پیدا کی جاتی ہے۔ جو نماز ہے۔ اگر کوئی شخص اصل حقیقت کو مدنظر نہیں رکھتا۔ تو نماز اس کے لئے محض قشر کی حیثیت رکھیگی۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اسلام نے ایک طرف تو نماز کی اس قدر تاکید کی ہے۔ کہ کفر و اسلام میں یہی ایک چیز مابہ الامتیاز قرار دی گئی ہے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویل للمصلین کبھی بعض قسم کے نماز پڑھنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے لئے ہلاکت مقدر ہوتی ہے۔ یہ وُہی فرق ہے۔ جس کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا۔ اور بتایا۔ کہ بعض لوگ محض قشر پر قانع رہتے۔ اور حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں مگر بعض حقیقت کی تہ تک پہونچکر اس کے قشر کی عظمت کو بھی قائم رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ کوئی ایسا امر نہیں۔ جس کے متعلق یہ کہا جاسکے۔ کہ

"خلیفہ صاحب نے کس قدر حدیث نبویؐ کو پس پشت ڈال کر اسلام کی کیسی بے حرمتی کی ہے"

مگر "امداد الاسلام" کے مدیر کی آنکھوں پر تعصب نے چونکہ ایسی پٹی باندھ رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے وُہ بصیرت کھو چکا ہے۔ اس لئے ایک معرفت کا نکتہ سمجھنے سے قاصر رہا۔ یا دیدہ دانستہ بیہودہ سرائی پر اتر آیا۔ ورنہ حقیقت شناس نگاہیں جانتی ہیں۔ کہ یہ اعتراض کیسا لغو۔ کیسا بے بنیاد۔ اور کس قدر دُور از واقعہ ہے

# سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی برہما سے واپسی

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ۱۳۔ جنوری کو اپر برہما کے دَورہ سے واپس رنگون تشریف لائے۔ خاکسار اور شیخ محمد سعید صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ رنگون آپ کو موٹر میں بٹھا کر مسٹر ایم۔ ایل سیکرٹری انجمن احمدیہ کے مکان پر لائے جہاں سب احباب جماعت رنگون موجود تھے۔ جناب چوہدری صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ بعد ازاں آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ رنگون و برہما نے ایڈریس پیش کیا جس کا آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔ اور مناسب نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد آپ کا تمام جماعت کے ساتھ فوٹو لیا گیا۔ پھر آپ نے سب بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ تناول فرمایا۔ اور قریباً دو گھنٹہ تک ہمارے درمیان قیام فرما کر آپ مسٹر اے۔ ایس جمال کے بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ پھر مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ کے مزار پر گئے۔ اور فاتحہ پڑھی۔ پھر آپ پرائیویٹ طور پر رنگون کی سیر کرتے رہے۔ دوپہر کو آپ کو اے ایس جمال نے پُر تکلف لنچ دیا۔ اور قریباً ہر طبقہ کے معززین لنچ میں شریک ہوئے۔ تین بجے بعد دوپہر آپ خان بہادر احمد ابراہیم کے کارخانہ بنیان کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ۵ بجے آپ کو راحت منزل میں جو ہاشم تایم ٹیل کا بنگلہ ہے۔ ایک شاندار گارڈن پارٹی انڈین کمیونٹی کی طرف سے دی گئی۔ جس میں تین سو سے زائد معززین شریک ہوئے۔ اور مرزا محمد رفیع صاحب بار ایٹ لا میئر آف رنگون نے آپ کا انٹروڈیوس کرایا۔ پھر چوہدری صاحب نے جوابی تقریر کی۔ جس کی روئداد یہاں کے سب انگریزی اخباروں میں شائع ہوئی۔

۱۴۔ جنوری کو آپ بذریعہ ایس۔ ایس الکا کلکتہ تشریف لے گئے۔ بندرگاہ پر سب احباب جماعت احمدیہ اور خان بہادر بابو ابراہیم صاحب رئیس اعظم رنگون و مولانا سید کشفی شاہ صاحب نظامی اور بہت سے معززین الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ روانگی جہاز پر آپنے دُعا کی۔ خاکسار محمد افضل پریزیڈنٹ انجمن

انصار اللہ [illegible]

# جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کے شور و شر کا اثر حق پسند اصحاب پر

احرار کے بے معنی شور و شر میں بھی شاید حکمت و مصلحت خداوندی کو خاص دخل حاصل ہے۔ اور جیسا کہ احرار ارباب کا رنے "اینٹی قادیان ایجی ٹیشن" کے ذریعہ مسلمانوں کو اس جماعت سے پاک کرنے کا بزعم خود اعلان کر دیا ہے۔ میرا خیال اس کے برعکس یہ ہے۔ کہ شاید خدائے کریم اسی تحریک کو صداقتِ احمدیت کے اظہار اور حق و باطل کے امتیازِ قطعی کا سبب بنانا چاہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میری طرح ایک کثیر تعداد ایسے مسلمانوں کی ہے۔ جو اب تک مرزا صاحب کی تکفیر کے مسئلہ کو چودھویں صدی کے علمائے سو کا ایک شغل عزیز سمجھ کر نظر انداز کرتی رہی ہے۔ جن کی تنگ نظری نے مختلف اسلامی فرقوں میں سے کسی ایک کو بھی مسلمان نہیں چھوڑا۔ بقول ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

جن کے کافر ساز فتاوے سے کوئی مسلمان بھی نہیں بچا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ دامن ملت ایسے معقولیت پسند افراد سے خالی نہیں جنہوں نے ان ملاؤں کو ہمیشہ نظر انداز کرتے ہوئے احمدی اور غیر احمدی، شیعہ، سنی، حنفی، وہابی، دیوبندی اور بریلوی وغیرہ فرقوں کو گلشن اسلام کے گلہائے رنگارنگ سے تعبیر کیا ہے۔ اور نہایت نیک نیتی کے ساتھ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے پیش نظر کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ یہی سمجھا ہے کہ ؎

گلہائے رنگارنگ سے ہے زینتِ چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

لیکن احرار کے اس نا دانشمندانہ اور غیر مآل اندیشانہ مطالبہ نے کہ "احمدی جماعت کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے" مولہ بالا نظریہ کو زیادہ سنجیدہ صورت دے دی ہے۔ چنانچہ سیاسی نقطۂ نگاہ سے تو اس کے نتائج و عواقب پر جہاں تک غور کیا گیا۔ تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے۔ مگر خالص مذہبی طور پر بھی نہیں کوئی فیصلہ کرنے سے قبل اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ہم میں ایسے علماء کی بھی کمی نہیں۔ جو شیعہ حضرات کو کافر کہتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ شیعہ اور سنی میں خلافت کا مسئلہ مابہ النزاع ہے۔ اسی طرح حنفی اور وہابی تکفیر کے پس پردہ محض لفظی نزاع کام کر رہا ہے۔ بالکل اسی طرح احمدی اور غیر احمدی حضرات کا اختلاف مسئلہ ختم نبوت پر ہے۔ اور وہ بھی حضرت ختمی مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر نہیں۔ بلکہ محض خاتم کے اصطلاحی معنے پر ہے۔ ورنہ جہاں تک حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کا تعلق ہے۔ ہر دو جماعتیں آپ کو خاتم النبیین مانتی ہیں۔

بہر کیف ایک منصفانہ تحقیق کی غرض سے میں کچھ عرصہ سے قادیانی اور غیر قادیانی لٹریچر دیکھ رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں اپنے محترم دوست شیخ فضل حق صاحب احمدی کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً مجھے اپنا لٹریچر بہم پہنچانے کی تکلیف گوارا فرمائی۔ اس مطالعہ کے نتائج پر تو میں اپنے مشن کی تکمیل کے بعد ذرا وضاحت کے ساتھ کچھ کہوں گا۔ البتہ آج جس خاص چیز کا ذکر مقصود ہے۔ وہ سیدی و مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی کے ایک مضمون کا اقتباس ہے۔ حضرت ممدوح نے رسالہ نظام المشائخ دہلی (جلد ۲۵ نمبر ۵) کے "رسول نمبر" میں ایک گراں قدر مضمون "رسول الکل" کے زیر عنوان سپرد قلم فرمایا ہے۔ جسے آج میں دیکھ رہا تھا۔ اس مضمون میں آپ نے "روح خضر" کی وساطت سے اپنے وجود کی سیر فرمائی ہے۔ اور من عرف نفسہ فقد عرف ربہ پر اپنے مخصوص انداز میں ایک پُرمغز اور عالمانہ بحث کا دفتر سی کھول کر رکھ دیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب روح خضر مجھ کو میرے جسم کے اندر لے گئی۔ تو میں نے ایک خونی دریا بہتا ہوا دیکھا۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:-

"میں نے دیکھا کہ دریا سے ایک قطرہ جدا ہوا اور ایک رگ میں ٹپکا۔ اس قطرہ کے قریب آنے سے مشاہدہ ہوا۔ کہ وہ بے شمار جانداروں کا ایک گروہ ہے۔ آگے ان کے ایک جاندار عمدہ حالت میں ہے۔ اور پیچھے آشفتہ حالوں کی فوج ہے۔ میں نے آگے والوں سے پوچھا تم کون ہو۔ اس نے کہا میں اس امت کا رسول ہوں۔ یہ سب گنہگار ہیں۔ ان کو خدا کے سامنے توبہ کرانے لے جا رہا ہوں۔" (صفحہ ۱۳ کالم ۲)

اس کے بعد متعدد مناظر دیکھ کر آخر میں حضرت خواجہ صاحب روح خضر سے اپنے استفسار کا حال درج فرماتے ہیں۔

"میں نے کہا تو کیا یہاں علیحدہ پیغمبر ہوتے ہیں۔ روح خضر نے جواب دیا۔ کہ نہیں آج کل تو ہر وجود محمدی رسالت کو مانتا ہے۔ نائبان محمد پیغمبری کا فرض ادا کرتے ہیں۔ تو نے جو ایک امت اور رسول کو دیکھا۔ وہ قائم مقام شریعت محمدی تھا۔ کوئی جدا یا مستقل رسول نہ تھا۔" صفحہ ۱۷

اس عبارت سے بغیر تاویل قلیل کے دو باتیں پیدا ہیں۔

(۱) یہ کہ نائبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبری کا فرض ادا کرتے ہیں۔ یعنی امت ہر حال میں پیغمبر کی محتاج ہے۔ خواہ وہ پیغمبر بنفسہ مستقل پیغمبر نہ ہو۔ اور اپنی شریعت نہ رکھتا ہو۔

(۲) شریعت محمدی کا قائم مقام رسول بعید از امکان نہیں اور وہ رسول کہلا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ جب ہم مرزا صاحب کی تعلیمات کو دیکھتے ہیں۔ تو وہاں یہی چیز ملتی ہے آپ لکھتے ہیں:-

"یہ الزام کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعوئے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔"

صحیفہ مبارک بنام اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء

گویا بالفاظ دیگر وہی بات ہے۔ جو خواجہ صاحب بیان فرما رہے ہیں۔ میرے خیال میں احرار کے مطالبہ کا شافی جواب خواجہ صاحب کی ان سطور میں واضح طور پر موجود ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جس چیز کی تردید خود مرزا صاحب فرما رہے ہیں۔ اسی کو الزامی صورت دے کر احراری ٹولی جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام قرار دے رہی ہے۔ اور اس طرح شجر اسلام کی جڑیں کاٹ کر خدمت اسلام کی مدعی ہے۔ ایں چہ بوالعجبی ست؟

ایک غیر احمدی از سہارنپور

# امرتسر میں مجلس اتحاد ملت کا اجلاس

امرتسر ۱۸ جنوری مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام آل انڈیا شہید گنج کانفرنس کل سے امرتسر میں شروع ہے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع کے ڈیلی گیٹوں کے علاوہ صوبہ سرحد دہلی اور یوپی سے بھی اصحاب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ پروفیسر ملک عنایت اللہ صدر مجلس مرکزیہ نے اعلان کیا تھا۔ کہ بعد نماز جمعہ مسجد میاں خیر الدین مرحوم میں پبلک جلسہ منعقد ہوگا جس میں امیر ملت پیر جماعت علی اور دیگر راہنما تقاریر کریں گے۔ مگر پروفیسر صاحب خود راستے میں موٹر کے خراب ہو جانے سے دیر کر کے پہونچے۔ اور جلسہ نہ ہو سکا۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مسجد میاں خیر الدین مرحوم میں جمع ہوئے مگر وہاں اعلان کیا گیا۔ کہ جلسہ مسجد جامع محمد میں منعقد ہوگا۔ جہاں پیر صاحب نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان ہزاروں کی تعداد میں وہاں پہونچے۔ مگر جلسہ منعقد نہ کیا گیا۔ مسٹر پیر مقبول محمود نے حاضرین کو مطلع کیا۔ کہ پبلک جلسہ مجلس مشاورت کے فیصلہ جات کے بعد منعقد ہوگا۔

گذشتہ شب آٹھ بجے سے ایک بجے تک مجلس مشاورت کا خاص اجلاس میاں محمود میونسپل کمشنر کے مکان پر منعقد ہوا۔ گو اجلاس بالکل بند کمرے میں تھا۔ اور کسی نمائندہ پریس کو آنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سول نافرمانی اور شہید گنج تحریک کو گرم کرنے کے مسئلے پر بحث نہایت گرم ہوتی رہی ہے۔ جس میں نوجوان عنصر نے پیر صاحب پر واضح کیا۔ کہ ان کے وقار اور

# کانگریس اور ہندوستان کا مستقبل



(۱)

(ایک ایم۔ اے کے قلم سے)

کانگریس جوبلی آئی بھی اور چلی بھی گئی۔ لیکن کانگریس کے سالانہ اجلاسوں کی گرد کو بھی نہ پہونچ سکی۔ تاہم یہ امر بجائے خود کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ قابل غور بات یہ ہے۔ کہ تحریکات کانگریس نے سیاسیات ملک کو یاس وحسرت کی جس دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ کانگریس کی جوبلی اس سے نکالنے میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔ اس کا جواب چنداں حوصلہ افزا نہیں۔ توقع تھی۔ کہ گذشتہ تحریکات کے نتائج بد سے متاثر ہو کر کانگریس آئندہ یقینی طور پر آئینی راستہ اختیار کریگی۔ اور اس طرح ملک کی رہنمائی کا فرض انجام دیگی۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ مہاتما گاندھی کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ وہ نہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ نہ بھول سکتے ہیں۔ کانگریس کا بھی یہی حال ہے۔ کانگریس حقیقت میں گاندھی جی کا ایک طویل وعریض چربہ ہے۔ لوئیس چہاردہم شاہ فرانس نے ایک دفعہ کہا تھا۔ "میں ہی سلطنت ہوں"۔ گاندھی جی کہہ سکتے ہیں۔ کہ "میں ہی کانگریس ہوں"۔

بابو راجندر پرشاد نے کانگریس کے جشن جوبلی سے پہلے جو بیان شائع کیا۔ اس میں گاندھی جی کے قلم کی بدولت مبہم فقرات کی ہی لطیف صنعت کاری نظر آرہی ہے۔ جس کے لئے گاندھی جی مشہور ہیں۔ عوام میں مسٹر گاندھی کے ترک سول نافرمانی اور انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے اس کی تصدیق وتوثیق کا قصہ سب کو معلوم ہے۔ ہندوستان کے سیاستدانوں کا خیال تھا۔ کہ اس سے کانگریس کا عہد قانون شکنی ختم ہو گیا ہے۔ اور وہ آئندہ قانون وآئین کے اندر رہ کر ملک کی آئینی ترقی میں ساعی ہوگی۔ لیکن راجندر بابو کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اور جو توقعات باندھی گئی تھیں۔ وہ سب موہوم ثابت ہوئی ہیں۔ صدر کانگریس کے لئے یہ کچھ موزوں نہ تھا۔ کہ وہ سول نافرمانی کا ذکر ایسے اعلےٰ تعریفی الفاظ میں کرتے۔ گذشتہ افسوسناک تجربہ کی روشنی میں انکے یہ الفاظ بحالت موجودہ کس قدر عجیب معلوم ہوتے ہیں۔ کہ "اس (کانگریس) نے غیر متشدد سول نافرمانی نمایاں اور ممتاز بہادری کے ساتھ اختیار کی۔ اور ملک نے اس کی پکار پر زبردست قربانیاں کیں"۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر سول نافرمانی غیر متشدد تھی۔ تو آخر مسٹر گاندھی نے اس کو کیوں ترک کیا۔ کیا راجن بابو کا بیان اپنے نفس کو دھوکا دینے کے لئے ہے۔ یا اس میں محض ڈپلومیسی سے کام لیا گیا ہے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ مسٹر گاندھی کی طرف سے ترک سول نافرمانی کے اعلان سے بہت پہلے کانگریسی راہنما اور عام کانگریسی محسوس کر رہے تھے۔ کہ یہ کھیل ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اور اس کو اب بند کر دینا چاہئیے۔ اب اس کی تعریفوں سے کیا بنتا ہے۔ راجن بابو کے متعلق جو کچھ سنا گیا تھا۔ اس کے لحاظ سے ان کی جانب سے زیادہ صداقت پسندی کے اظہار کی توقع تھی۔ اب اس اعلان سے کہ کانگریس ابھی تک اپنی ٹیڑھی روش پر قائم ہے۔ کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ بجز اس کے کہ کانگریس کے روبہ زوال اثر کو اور بھی نقصان پہونچے۔

اسی قسم کی غیر مآل اندیشی اور عدم تدبر کا ثبوت راجن بابو نے پورن سوراج کا ذکر کرکے دیا ہے۔ یہ ایک سنسکرت لفظ ہے۔ جو ایک خود مختار حکومت کا مترادف ہے۔ اور نوجوان انقلاب پسندوں کی اضطراری خیال آرائی کی اختراع ہے۔ ان نوجوانوں کے نزدیک اس کے معنی برطانیہ سے کامل قطع تعلق کے ہیں۔ لیکن دانشمند طبقات میں اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جمہوریت پسند انگریزوں کی رفاقت سے ہندوستان کو اس کی جائز سیاسی منزل مقصود کی طرف لے جانا چاہئیے یعنی ہندوستان وسیع برطانی مملکت میں برابر کا حصہ دار بنجائے۔ کیا راجن بابو کا بھی پورن سوراج سے یہی مدعا ہے۔ کہ ہندوستان سلطنت برطانیہ کے اندر رہ کر عظمت وعروج حاصل کرے؟ راجن بابو نے گو لگی لپٹی نہیں رکھی۔ اور برملا کہدیا ہے۔ کہ پورن سوراج سے مراد کامل آزادی ہے۔ لیکن اپنے خیالات کو جن نازک پردوں میں انہوں نے چھپایا تھا۔ اس سے وہ تارتار ہو گئے ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے۔ کہ اس سے ان کا پیغام قانون کے ساتھ متصادم

ہونے سے بچ گیا ہے۔

بیان مذکور میں گویا کانگریس کی طرف سے باشندگان ہند کی ترقی کا ایک وسیع پروگرام پیش کیا گیا ہے۔ اصلاح دیہات اور سرمایہ داری کے باوصف صنعتی زندگی کی از سر نو تربیت کا ذکر بے شبہ بہت دلچسپ ہے۔ لیکن اس کو اراضی کے سرکاری ملکیت قرار دیئے جانے اور کسانوں کی تنظیم کے ساتھ کیونکر تطبیق دی جاسکتی ہے۔ ایک متحدہ ہندوستان کے ہمہ گیر شوق میں راجن بابو نے اجتماع ضدین کی کوشش کی ہے۔ لیکن کیا وہ اس کوشش میں کامیاب ہوئے ہیں؟

# مسلمانوں کو سیاسی تنظیم اور اتحاد کی ضرورت

ہم بارہا ان صفحات پر عرض کر چکے ہیں۔ کہ کوئی جماعت یا قوم دوسروں کے نزدیک معزز نہیں سمجھی جاسکتی جب تک وہ منظم نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اور بعض امور میں وہ اکثریت (ہنود) سے پیچھے ہیں۔ ہر قوم کے لئے منظم ہونا اور اپنے قدم جمانا ضروری ہے۔ لیکن مسلم اقلیت کے لئے یہ کام حد سے زیادہ ضروری ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ منظم ہو کر اپنی کمزوریاں دور کریں۔ ان کی اصلاح وترقی کا انحصار اسی پر ہے۔ اور یہ تنظیم قومیت کے نقطۂ نگاہ سے بھی بے حد ضروری ہے۔ طاقت اور کمزوری میں اتحاد ممکن نہیں۔ لہذا مسلم اقلیت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مضبوط بنائے۔ اور اکثریت کو دکھا دے۔ کہ انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مسلم اقلیت اور ہندو اکثریت میں تعاون پیدا ہونے کی یہی ایک صورت ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے ہندو ہم وطنوں سے الگ رہنا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے ہندو قوم کا بہت بڑا حصہ فرقہ پرست ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی اکثریت کے دل میں خیال پیدا ہو گیا ہے۔ (کم از کم بحالات موجودہ) کہ اگر انہوں نے ہندوؤں کے ساتھ اشتراک کیا۔ تو اور ملک کی اصلاح کے لئے مشترکہ کام شروع کیا۔ تو یہ امر مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ ہم اس مسئلہ کے متعلق یہاں کوئی بحث چھیڑنا نہیں چاہتے۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ حسن نیت کے ساتھ ہندوؤں کا شریک رہا ہے۔ اور یہ شرکت جاری رہے گی۔ ہماری خواہش اس باب میں یہ ہے کہ ہندو بھائیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے دوران میں بھی مسلمانوں کو یہ بھولنا نہ چاہئے۔ کہ ان کے لئے منظم ومضبوط ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ہندو ان کی عزت کریں۔ یہی ایک صورت ہے۔ جس سے کام لے کر مسلمان اس ہندوستانی قومیت کا معزز جزو بن سکتے ہیں۔ جو اس وقت بن رہی ہے اس قسم کی صورت حالات پیدا کئے بغیر وہ مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے ہم ہندوستانی کوشاں ہیں۔

ان حالات میں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ذاتی اختلافات کو مٹادیں۔ اور ایک مشترکہ پلیٹ فارم تجویز کریں۔ جو اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اسلامی حقوق کو قوت کے ساتھ پیش کیا جاسکے اور اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ملت کی اصلاح کی خاطر تعمیری کام شروع کیا جاسکے۔ ہماری رائے میں پچھلا کام پہلے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ بشرطیکہ ملت اخلاق واقتصادی اصلاح خود بخود انہیں ایک فعالی عنصر بنا دے گی۔ (مسلمان کلکتہ)

# حافظ سید عبد الوحید صاحب آف منصوری کے متعلق اعلان

اخویم حافظ سید عبد الوحید صاحب احمدی آف منصوری ایک ہفتہ سے زائد گزرتا ہے۔ کہیں سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس اثنا میں ان کی کوئی خبر خیریت گھر پر نہیں آئی جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔ اگر کسی دوست کو وہ ملیں۔ تو براہ کرم ان کو ہماری فکر وتشویش کی اطلاع پہونچا دی جائے۔ اور مجھے بھی بذریعہ تار ان کے صحیح پتہ کی اطلاع دی جائے۔ خرچ مع شکریہ میں ادا کردونگا۔

(خاکسار سید عبد المجید آف منصوری از قادیان)

# احرار ایمانداری اور قوم پرستی کے اجارہ دار کہاں سے بن گئے



ہم مدت سے متعجب تھے۔ کہ احرار کرام سب کے سب نہایت ہوشمند اور پرانے قومی خادم ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں میں افتراق انگیزی کو اپنا شب و روز کا مشغلہ بنا رکھا ہے نہ ان کے حملوں سے مرزائی محفوظ ہیں نہ "خاکسار" نہ ان کے تیر نگاہ سے سلطان ابن سعود مامون ہیں نہ حضرت پیر جماعت علی شاہ۔ نہ ان کی مخالفت سے انجمن حمایت اسلام بچی ہوئی ہے۔ نہ انجمن اسلامیہ۔ نہ مسلم لیگ نہ مسلم کانفرنس۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

---

مولانا مظہر علی کا بھلا ہو۔ جنہوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر صاف صاف فرما دیا۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا احرار کے سیاسی پروگرام میں شامل ہے۔ کیونکہ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا۔ تو قیامت آجائے گی۔ ہندو الگ متحد ہو بیٹھیں گے سکھ علیحدہ بنیان مرصوص بن جائیں گے۔ ہندوؤں اور سکھوں میں تفرقہ ڈالنے کا یہی طریقہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔ ؎

وہ چھوڑیں گے سر زاہد پہ رند کب دستار
جو اپنی پگڑی کو پہلے اتار بیٹھے ہیں

---

لیکن یہ سمجھنا غلطی ہے۔ کہ "تفریق بین المسلمین" کا یہ فارمولا مولانا مظہر علی ہی کے دماغ کی اپج ہے۔ واقفان راز جانتے ہیں۔ کہ احرار کے شاعر نے یہ مضمون بھی پامال ہی باندھا ہے۔ گذشتہ ایام میں مولانا مظہر علی کو مسلمانوں کے بعض اکابر و وزراء کی بارگاہوں میں خلوت نشینی کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ اور یہ مضمون آپ کو وہیں سے حاصل ہوا ہے۔ آپ ایک طرف تو "رجعت پسندوں" کے ذکر پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے سیاسی پروگرام کی ترتیب کے لئے بھی انہی رجعت پسندوں کے دست نگر ہوتے ہیں۔ یہی ایک مقام ہے۔ جہاں آپ کی رائے "بوعلی" کی رائے سے متفق ہو جاتی ہے۔

---

آپ کا ارشاد یہ تھا۔ کہ آئندہ دستور کے نفاذ کے موقع پر مسلمانوں کو آپس میں اتحاد کر کے کوئی پارٹی نہ بنانی چاہیئے۔ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے مسلمان نامہ نگار نے جو بہر حال ایک فرنگی اخبار کا نامہ نگار ہونے کی وجہ سے "رجعت پسند" ہی ہوگا۔ حریت پرست ہونے سے تو رہا۔ مولانا مظہر علی کے اس ارشاد کی تائید کر دی۔ بس پھر کیا تھا۔ مولانا نے اس وحی کے نازل ہوتے ہی اس کو اپنے اخبار میں نقل کیا اور فخر یہ لکھا۔ کہ دیکھو۔ جو ہماری رائے ہے۔ وہی "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نامہ نگار کی رائے ہے ؎

متفق گردید رائے بوعلی با رائے من

---

یہ وہی نامہ نگار ہے۔ جس پر احرار کرام اکثر آوازے کسا کرتے تھے۔ کہ اس کی رائے قابل وقعت نہیں۔ کیونکہ اس کا رزق ہی خداوندان نعمت کی رائے کی تائید پر موقوف ہے لیکن آج وہی نامہ نگار ہے۔ جس کی تائید و حمایت پر مولانا خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کو خیال نہیں آتا۔ کہ بہر حال وہ نامہ نگار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا نامہ نگار ہے۔ "مجاہد" کا مقالہ نگار نہیں ہے۔

---

ہم نے "مجاہد" کی توجہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف مبذول کرائی تھی۔ کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ یعنی اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ اور تتر بتر نہ ہو جاؤ۔ اس پر مولانا کی بذلہ سنجی نے اس آیت میں "اللہ" کی جگہ "انگلیس" کا لفظ رکھ لیا۔ اور بہت خوش ہوئے کہ خدا کے کلام پاک کو بگاڑ کر انقلاب کا جواب دیدیا۔ لیکن اب آپ نے خود "سول" کے رسّے کو مضبوط پکڑ لیا ہے اور یقین ہے کہ "مجاہد" اور "سول" کبھی تتر بتر نہ ہونگے کیونکہ وہ دونوں خواجہ تاش واقع ہوئے ہیں۔

---

ان لوگوں کی حالت نہایت عجیب ہے کبھی گاندھی کو اپنا امام بنا لیتے ہیں۔ کبھی نہرو کی رپورٹ کو صحیفہ آسمانی سمجھ لیتے ہیں۔ کبھی مالوی کی نام نہاد دعوت اتحاد پر بھاگے ہوئے پہنچ جاتے ہیں کبھی تارا سنگھ کی تقریریں اخبار میں چھاپتے ہیں اور کبھی "سول" کے نامہ نگار کی ہم آہنگی پر فخر کرنے لگتے ہیں متفق نہیں ہوتے تو مسلمانوں ہی سے نہیں ہوتے اور ہوں بھی کیونکر۔ جب ان کا سیاسی عقیدہ و ایمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد قطعاً ناجائز ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں ہے۔ جس پر احرار کو حسن ظن ہو مسلم کانفرنس مسلم لیگ۔ انجمن حمایت اسلام انجمن اسلامیہ۔ مجلس اتحاد ملت۔ ادارہ علیہ خاکساران جمعیۃ العلماء ہند۔ آزاد مسلم پارٹی۔ مجلس خلافت غرض ہندوستان بھر میں ایک جماعت بھی ایسی نہیں ہے۔ جو

---

## رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا عید نمبر

اگر احباب کرام اس مہینہ میں کوشش کر کے پانچ سو نئے خریدار مہیا کر دیں۔ تو نہ صرف وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو جو آپ نے ریویو کی اشاعت کے متعلق فرمایا۔ پورا کرنے میں حصہ لے کر ثواب کے مستحق ٹھہریں گے۔ بلکہ ہمیں بھی اس قابل بنا دیں گے۔ کہ ہم ان کی خدمت میں اس سال ریویو اردو کا عید نمبر پیش کر سکیں۔ یہ عید نمبر علمائے سلسلہ کے گرانقدر مذہبی علمی و ادبی مضامین کا مرقع ہوگا۔ اور کوشش کی جائے گی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اس کے لئے کوئی مضمون مرحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ احباب ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ نیز علمائے کرام سے توقع ہے کہ وہ مضامین بھیجیں گے۔ مینیجر

---

# مُسدّس حالی کا صدی ایڈیشن

## مرتبہ ڈاکٹر سیّد عابد حسین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

پروفیسر فلسفہ و تعلیمات جامعہ ملیہ۔ دھلی

مولانا حالی کی صد سالہ سالگرہ جو ۲۶-۲۷ اکتوبر کو پانی پت میں منائی گئی۔ اس جشن کی وادیادگار نئی دل آویزیوں کا مجموعہ۔ اس سے بہتر اور اعلیٰ مسدس حالی کا ایڈیشن آج تک ملک میں شائع نہیں ہوا۔ ملک کے سربرآوردہ حضرات کے مقدمات اور تقریبات کا سلسلہ جو خاص اس ایڈیشن کے لئے مولانا سید سلیمان ندوی۔ سر راس مسعود۔ مولوی عبدالحق صاحب سیکرٹری انجمن ترقی اردو مولوی عبدالماجد صاحب۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ خواجہ غلام السیدین صاحب جیسے حضرات نے لکھا مولانا حالی کا اور سید کا فوٹو۔ سید کے تاریخی خط کا عکسی بلاک۔ مولانا حالی کے خود نوشتہ سوانح حیات میں سے ایک صفحہ کا عکسی فوٹو۔ اعلےٰ لکھائی۔ بہترین چھپائی۔ آرٹ پیپر اور ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر نہایت نفیس اور اعلےٰ جلد۔ انہی سب خوبیوں نے مسدس کے اس ایڈیشن کو سب ایڈیشنوں سے ممتاز کر دیا۔ چند حضرات اور اخباروں کی رائے ملاحظہ ہو۔

**ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو صاحب فرماتے ہیں:۔**

"...... اس کی لکھائی چھپائی اور ظاہری حیثیت نہایت ہی اعلےٰ ہے۔ ... کس قدر اعلیٰ نظم ہے۔ کاش ملک میں چند اور حالی ہوتے۔ ... حالی کی زندگی کا ایک خاص مشن تھا جو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ ...... میں پبلشرز کو آخر میں اس قدر شاندار اور اعلےٰ ایڈیشن شائع کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں"۔

**علامہ سر اقبال فرماتے ہیں:** "...... مسدس حالی نہایت عمدہ چھپی ہے۔ اسکے متعدد دیباچے نہایت مفید ہیں میں نے کئی سال کے بعد اسکو دوبارہ پڑھا اور نیا لطف اٹھایا۔ امید ہے کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کرینگے۔ ...."

**ہندوستان ٹائمز دہلی کی رائے ہے۔ کہ** "... حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی مسدس حالی کے اسقدر اعلیٰ اور شاندار ایڈیشن نکالنے پر ہماری دلی مبارکباد کے مستحق ہیں جبکہ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ ہے۔ ...... اور اس میں ملک کے بڑے بڑے آدمیوں نے ...... مقدمات اور تقریبات لکھے ہیں"۔

**انجل بمبئی کی رائے ہے کہ** "حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے ..... مولانا مرحوم کے مسدس کا ایک نیا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جو بہترین خصوصیات اور خوبیوں کا حامل ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اس کی قرار واقعی قدر کی جائے ...... کاغذ اور طباعت نہایت نفیس ہے متعدد تصاویر ہیں۔ ٹائٹل پیج خوبصورت اور رنگین ہے ملامر ہے کہ دردمندانِ ملت اور قوم کے تعلیمیافتہ افراد حالی پبلشنگ ہاؤس دھلی کے اس تحفہ کی پوری طرح سے قدر کریں گے"۔

**بمبئی کرانیکل بمبئی کی رائے ہے۔ کہ** "...... یہ بات بلاشبہ کہی جاسکتی ہے۔ کہ اس سے پہلے کوئی ایڈیشن اس صدی ایڈیشن سے اعلیٰ اور بہتر ملک میں شائع نہیں ہوا۔ جیسا کہ حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے شائع کیا ہے ..... اور انہی خوبیوں کی وجہ سے یہ ایڈیشن اس کی قیمت سے کئی گنی مالیت کا ہے۔ ....."

**سرگزشت علی گڑھ کی رائے ہے۔ کہ** "..... ہم خوش ہیں۔ کہ ہم نے مسدس کو تمام خصوصیات کا حامل پایا حقیقتاً لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ عمدہ اور جلد نہایت نفیس اور خوشنما ہے۔ طباعت میں سنجیدگی و سادگی خاص طور پر ملحوظ رکھی گئی ہے۔ جو قابلِ داد ہے۔ ..... یہ صدی ایڈیشن نفاست اور سادگی کے لحاظ سے ان تمام گزشتہ ایڈیشنوں سے کہیں بڑھ چڑھکر ہے۔ ہم حالی پبلشنگ ہاؤس کو اس شاندار کارنامہ پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ...."

قسم اعلیٰ آرٹ پیپر پر بہترین جلد ۶/ قسم اول ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر نہایت نفیس جلد ۴/ تقطیع $\frac{20\times 30}{16}$ حجم ۲۴۰ صفحات

ملنے کا پتہ:۔ **حالی پبلشنگ ہاؤس۔ کتاب گھر۔ دھلی**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**میرٹھ** ۱۹ جنوری۔ آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس جدید آئین کا چلانا جلد ناممکن بنا دے۔

**واشنگٹن** ۱۹ جنوری۔ جمہوریہ امریکہ کے صدر مسٹر روزولٹ اس ہفتہ کے آخیر میں سینٹ کانگرس کے سامنے ایک نیا زراعتی پروگرام پیش کریں گے۔

**جوہنس برگ** ۱۹ جنوری۔ جنوبی افریقہ کے ایجنٹ جنرل سر سید رضا علی کی مس سامی کے ساتھ شادی کل عمل میں آئی۔ سر رضا علی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ یہ بیان کہ مس سامی شادی سے پہلے مشرف بہ اسلام کی جائے گی۔ بالکل غلط ہے۔

**دہلی** ۱۹ جنوری۔ پرسوں دہلی کے ایک تھیٹر کو آگ لگ جانے سے اٹھارہ سو روپے کا نقصان ہو گیا۔

**بغداد** (بذریعہ ڈاک) ایران میں لازمی فوجی بھرتی کا کام عمل میں لایا جائے گا کیونکہ دنیا میں امن کا قیام مشتبہ نظر آ رہا ہے۔

**قاہرہ** ۱۹ جنوری۔ مصری حکومت کے ارباب حل و عقد کا خیال ہے۔ کہ وہ مصری پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک ایسا بل پیش کریں گے۔ جس کی رو سے ۲۰ سے ۴۰ برس کے اشخاص پر فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے گی۔

**مکہ معظمہ** (بذریعہ ڈاک) کو ہمیں اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت حجاز اور برطانوی پٹرول کمپنی میں اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے کمپنی نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ اختلاف کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کمپنی نے حکومت سے طے شدہ معاہدہ کی بعض دفعات کے خلاف عمل کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ معاہدہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور کسی دوسری کمپنی سے معاہدہ کیا جائے گا۔

**ٹوکیو** ۱۹ جنوری۔ جاپان کی تجارتی ترقی کا ریکارڈ سب سے اونچا ہے۔ تحریک فسطائیت جاپان میں معدوم ہو چکی ہے۔ وزیر اعظم کا بیان ہے۔ کہ اگرچہ لوگ تکالیف میں مبتلا رہے۔ تاہم ملک کی مالی حالت مضبوط ہو گئی ہے۔

**ماسکو** ۱۹ جنوری۔ روس میں متوقع جنگ کے پیش نظر جنگ کی تیاری کیلئے ایک کروڑ تیس لاکھ اشخاص کو فوجی تعلیم دی جا رہی ہے۔

**لکھنؤ** ۱۹ جنوری۔ جوگیش چندر چیٹرجی اسیر کاکوری کے مقاطعہ جوعی کا ۶۸ واں دن گذر چکا ہے۔ ناک کے رستہ خوراک پہنچانے میں بھی بعض اوقات غشی طاری ہو جاتی ہے۔ نہ وہ بھوک ہڑتال ترک کرتے ہیں اور نہ گورنمنٹ جھکنے کے لئے تیار ہے۔

**پیرس** (بذریعہ ڈاک) دنیا میں فرانس کی ہوائی طاقت سب سے زیادہ ہے۔ اب نئے نئے ہوائی جہاز بنائے جا رہے ہیں۔

**بمبئی** ۱۹ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ ۷۶۸۴۰۳۶ روپے کا سونا یورپ و امریکہ کو بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ ۲۵۹۱۶۵۸۵۰۱ روپے کا سونا باہر بھیجا جا چکا ہے۔

**بنارس** ۱۹ جنوری۔ گورنر یوپی دیہات کا دورہ کر کے اصلاح دیہات کے متعلق عملی تدابیر کا مطالعہ کریں گے۔

**کراچی** ۱۹ جنوری۔ گورنر بمبئی کے کراچی میں آنے پر مسلم تحریک جدید لیگ کی طرف سے سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ کیا جائے گا۔

**نئی دہلی** ۱۹ جنوری۔ سر آٹو نیمیر نے امپیریل سکرٹریٹ میں اپنا دفتر کھول لیا ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے فنانس ممبر سے بات چیت شروع کی ہے۔

**الہ آباد** ۱۹ جنوری۔ سر تیج بہادر سپرو نے یوپی اکیڈمی کے سالانہ اجلاس پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ زبان کا اتحاد قومی اتحاد کا پیش خیمہ ہے۔

**امرتسر** ۱۹ جنوری۔ سب انسپکٹر پولیس تھانہ ویرووال کسی تفتیش کے سلسلہ میں چند بدمعاشوں کا تعاقب کرتے ہوئے دریائے بیاس کے کنارے پہنچا۔ تو بدمعاشوں نے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ سب انسپکٹر بھی ان کے پیچھے دریا میں کود پڑا۔ بدمعاشوں نے اسے غوطے دے دے کر مار دیا اور خود فرار ہو گئے۔

**ہیگ** (بذریعہ ڈاک) حکومت ہالینڈ نے جرمنی کی جنگی تیاریوں کے جواب میں اپنی فوجی تیاریوں کا کام شروع کر دیا ہے۔ ہوائی جہاز اور مشین گنیں خریدنے کے لئے کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اور مشرقی اور مغربی سرحدات پر قلعے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

**کینٹن** (بذریعہ ڈاک) شمالی چین میں ہلاکت آفرین سیلاب کے نتیجہ میں تین لاکھ سے زائد چینی خانماں برباد ہو گئے ہیں شمالی کیانگ اور مغربی شنٹنگ کا علاقہ سیلاب کی وجہ سے تباہ ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ سیلاب زدگان کو سامان خورد و نوش مہیا کر رہی ہے۔

**بمبئی** ۱۱ جنوری۔ اخبار "بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے۔ کہ اٹلی میں مسولینی کا تختہ الٹنے کے لئے ایک پارٹی قائم ہے۔ جس کا سرپرست ولیعہد سلطنت ہے شاہی خاندان اگرچہ بظاہر جنگ حبشہ میں مسولینی کے ساتھ ہے۔ لیکن بادشاہ اور ولی عہد دونوں مسولینی کی مطلق العنانی سے سخت نالاں ہیں۔

**برلن** ۱۹ جنوری۔ نازی جرنیل مسٹر گوئیلز نے مسئلہ بیکاری پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے پاس نہ تو آبادیات ہیں اور نہ خام اجناس۔ لیکن ہم دوسرے ممالک کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم بہت جلد اپنی نوآبادیوں کی واپسی کا مطالبہ کریں گے۔

**کراچی** ۱۹ جنوری۔ جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت نے ایک اپیل کے دوران میں ایک دلچسپ قانونی نظریہ بیان کیا۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ دو بچے جن کی عمر علی الترتیب ۵، ۷ سال ہے۔ چلتی گاڑی پر پتھر پھینکنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے انہیں مجرم قرار دیتے ہوئے ان کے والدین کو سو سو روپیہ ضمانت نیک چلنی داخل کرنے کا حکم دیا۔ ماتحت عدالت کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ آٹھ سال سے کم عمر کے بچوں کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔

**پیرس** ۱۹ جنوری۔ ایم ہیریٹ جرمنی کابینہ کے رکن بہت جلد مستعفی ہو جائیں گے ایم لاوال وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے بیان کیا ہے کہ اگر دیگر ریڈیکل سوشلسٹ وزراء مستعفی ہو جائیں تو میں بھی مستعفی ہو جاؤں گا۔

**زنجبار** ۱۹ جنوری۔ سلطان زنجبار بعارضہ پیرانہ سالی بیمار رہیں۔ انہیں یورپین ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔

**لنڈن** ۱۹ جنوری۔ اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم برلن نے لکھا ہے کہ ہر ہٹلر نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ جرمنی کو اتنا مضبوط ہونا چاہیئے۔ کہ اس پر کوئی حملہ نہ کر سکے۔

**پٹیالہ** ۱۹ جنوری۔ مہاراجہ پٹیالہ ساٹھ لاکھ پونڈ کے جواہرات پہن کر اپنی تصویر کھچوائیں گے۔ تصویر کھینچنے کے لئے مصور انگلستان سے آ رہا ہے۔

**لاہور** ۱۹ جنوری۔ پنجاب کونسل کا اجلاس ۲۴ جنوری کو شروع ہوگا۔ اور بجٹ پر بحث کی جائے گی۔

**لنڈن** ۱۹ جنوری۔ مسٹر انٹونی ایڈن نے اپنے حلقہ انتخاب میں تقریر کرتے ہوئے معاملات لیگ پر تبصرہ کیا۔ اور کہا۔ لیگ کو چاہیئے۔ کہ ہر جابر کو یہ احساس کرا دے۔ کہ پرامن گفت و شنید ہی شکایات کے ازالہ کا بہترین ذریعہ ہے

**نئی دہلی** ۱۹ جنوری۔ ریلوے بورڈ نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں ظاہر کیا ہے۔ کہ ۱۹۲۵ء سے ریلوے کے اعلیٰ عہدوں پر ہندوستانی افسران کا تقرر ترقی کے ساتھ عمل میں آ رہا ہے۔ رپورٹ میں لکھا ہے۔ جدید ریلوے آئین کے ماتحت مسلمانوں کو پچیس فیصدی ملازمتیں ملیں گی۔ اور دوسری اقلیتوں کو ساڑھے آٹھ فی صدی۔

**پشاور** ۱۹ جنوری۔ صوبہ سرحد میں وارداتِ قتل کے اعداد بتاتے ہیں کہ ۱۹۳۵ء کے پہلے گیارہ مہینوں میں وارداتِ قتل کی تعداد ۳۸۴ تھی۔ اس سے پچھلے سال ۳۷۲۔ گویا ۱۹۳۵ء میں ۱۲ کا اضافہ ہوا۔

**امرتسر** ۱۸ جنوری۔ امرتسر گیہوں تیار ۲ روپے ۵ آنے۔ نخود تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنہ چاندی دیسی ۴۹ روپے ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی